سیکشن ب

سوال نمبر 2

(ii)

معنی	الفاظ
وعدے، معاہدے، عہد	بِالْعُقُوْدِ
تم سے وہ سوال کرتے ہیں	یَسْئَلُوْنَکَ
ناک کے بدلے ناک	اَلْاَنْفَ بِالْاَنْفِ
دانت کے بدلے دانت	اَلسِّنَّ بِالسِّنِّ

KHYBER PAKHTUNKHWA

7

مجلس کے آداب :-

سورۃ المجادلہ کی روشنی میں مجلس کے آداب مندرجہ ذیل ہیں :-

i اگر مجلس میں مجلس کو کشادہ کرنے کا کہا جائے تو مجلس کو کشادہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ تمہیں کشادہ کر دے گا۔

ii اگر مجلس میں اٹھنے کا کہا جائے تو اٹھو، اللہ تعالیٰ تمہارے درجات بلند کر دے گا۔

iii مجلس میں چھپ کر گناہ کیلئے سرگوشیوں سے منع کیا گیا ہے۔

iv مجلس میں پرہیزگاری اور نیک کاموں میں سرگوشیوں کی ہدایت کی ہے۔

v مجلس میں جہاں پر بھی جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر نہ جائے۔

vii

سورۃ النساء کی وجہ تسمیہ:-

النساء کے معنی ہیں "عورتیں"۔

اس سورت میں عورتوں کے حقوق اور ان کے مسائل کے متعلق احکام تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں، اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ النساء رکھا گیا ہے۔

وضاحت:-

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ خاتم النبینؐ کے زمانے سے پہلے یعنی زمانہ جاہلیت میں عورتوں کے حقوق نہ تھے۔ بیٹیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ شوہروں کیلئے نکاح کی کوئی قید نہ تھی۔ عورتیں معاشرے کا محروم ترین طبقہ تھیں۔ لیکن سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ان کے جملہ حقوق عطا کئے، نکاح مقت جس میں بیٹا اپنی سگی ماں سے نکاح کر لیتا تھا حرام قرار دیا۔ شوہروں کیلئے بیویوں کی قید مقرر کی گئی۔ عورتوں کو معاشرے کا سب سے محترم طبقہ قرار دیا۔

viii

انبیاء کرام علیہ السلام کی بعثت کا مقصد :-

انبیاء کرام علیہ السلام کی بعثت کا مقصد مندرجہ ذیل ہیں :-

i) توحید کا پیغام :-

انبیاء کرام علیہ السلام لوگوں کو توحید کا پیغام دیتے تھے، ان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف بلانا اور شرک سے روکنا تھا۔

ii) اخلاقی و روحانی تربیت :-

انبیاء کرام علیہ السلام لوگوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کرتے تھے۔ ان کو برے کاموں سے روکنا اور نیکی کے کاموں کی طرف بلانا تھا۔

iii) حجت پیش کرنا :- انبیاء کرام علیہ السلام کو
اس مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا

گیا تاکہ قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ کرے کوئی کہ ہمارے پاس ہدایت دینے کیلئے کوئی نہیں آیا تھا۔

الغرض، انبیاء کرام علیہ السلام اس دنیا میں آتے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام دیتے اور سیدھی راہ کی جانب رہنمائی کرتے تھے۔

iii

ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں حکم:-

اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں مندرجہ ذیل احکام نازل کیں ہیں:-

i عدل و انصاف:-

اللہ تعالیٰ نے ایک زیادہ بیویاں ہونے کیصورت میں اُن کے درمیان عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

"عورتوں میں جو تمہیں پسند آئیں، دو، تین یا چار شادیاں یعنی نکاح کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو"۔

(ii) نان و نفقہ کا بندوبست:-

اللہ تعالیٰ نے رہائش، نان و نفقہ اور اوقات کار کی تقسیم مساوی طور پر کرنے کا حکم دیا ہے۔

اپنی بیویوں میں انصاف نہ کرنا گناہ ہے۔

حدیث میں آتا ہے:-

"اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہو اور وہ ان میں سے ایک کی طرف مائل ہو جائے تو وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھ کر آئے گا کہ اس کے جسم کا آدھا حصہ گرا ہوا ہوگا"۔

ix

حاملہ اور حیض سے ناامید عورتوں کی عدت مختلف ہے اور مندرجہ ذیل ہیں:-

i حیض سے ناامید عورتیں:-

بوڑھی عورتیں

جن کو حیض نہ آتا ہے یعنی حیض سے ناامید ہو، ان کی عدت تین ماہ ہے۔

i حاملہ عورتیں:-

حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے یعنی بچہ جننے تک ہے۔

حصہ سوم

سوال نمبر 4

بِسمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم۔

ترجمہ :۔

یقیناً
" اللہ تعالیٰ راضی ہے، ان مومنین میں سے جب وہ درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے، اللہ کو معلوم تھا کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے، پس (اللہ) نے سکینہ نازل فرمایا (ان پر) اور مسلمانوں کو ایک قریبی فتح بطور انعام دیا گیا بخش دیا گیا۔

8

سوال نمبر 05

سلیس ترجمہ :-

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز میں کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور قریبی پڑوسیوں کے ساتھ اور اجنبی پڑوسیوں کے ساتھ اور پاس بیٹھنے والوں سے اور مسافروں سے -

8